

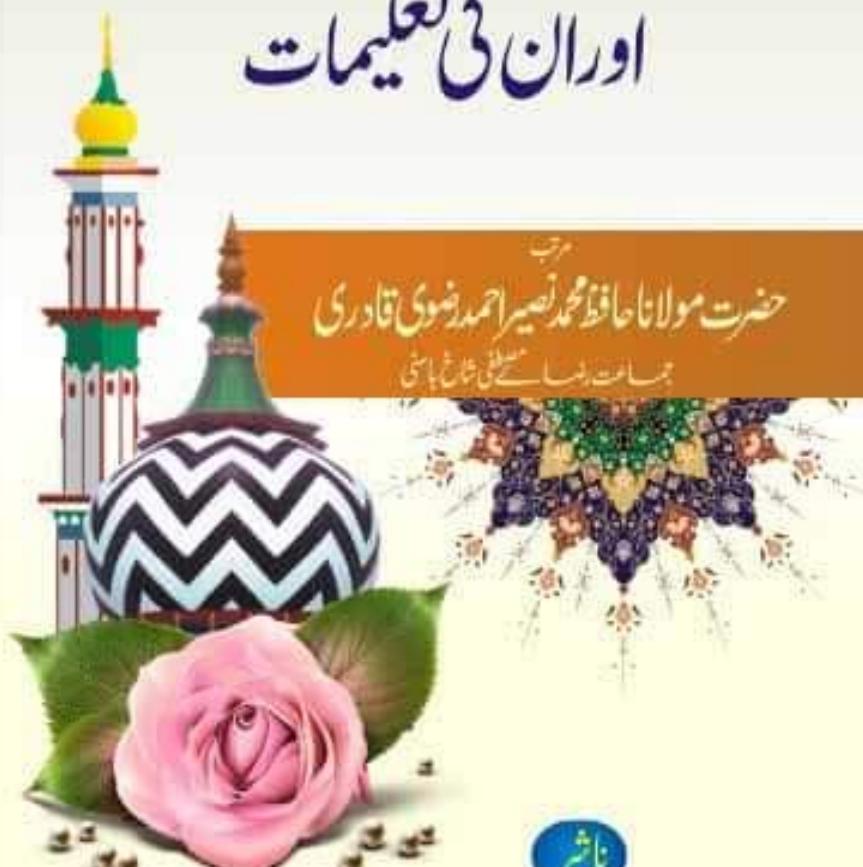
سلسلہ ایجادت نمبر ۱۵



لایب دامت حمدہ کام بھی لے رکام کے
زمور اساتلی و قلی میں ارتھ مودا لی ارتھ تھی و محریوں کا حام
ہائیں مدرستیں، مکتبہ شہر و خوارج بریخ شاہ عالم و اعلیٰ، صدر میان اٹھی خدا مالی ایسا
مفتی محمد اختیر رضا خاں قادری بہرکانی میں اور وہ اور ان کے تھیں سے تھیں:

حضرت منان حضرت شریعہ اور ان کی تعلیمات

مرتب
حضرت مولانا حافظ محمد سعید احمد ضوی قادری
مسافر مسائی سلطانی شاہ بانی



ناشر

جماعتِ رضنامہ مصطفیٰ
شانہ بانی ناگور شریف (راجحستان)



وارث علوم عالی حضرت حجۃ اللہ علیہ
بیرونی حجۃ الاسلام جاوید فیض مفتی ام ہند

مفتی محمد حسیر صاحبان (قادی ازہری) حجۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام
کی تصییفات اور حیات و خدمات کے مطالعہ
کے لئے وزٹ کریں

www.muftiakhtarrazakhan.com



Y /muftiakhtarrazakhan
F /muftiakhtarrazakhan1011
T /muftiakhtaraza
C +92 334 3247192

تاج الرعیہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب و سنت، صحابہ کرام و فقہائے عظام کے فرمودات کی روشنی میں
وارث علومِ اعلیٰ حضرت، نبیرہ حضور ججۃ الاسلام، جانشین حضور مفتی عظیم ہند،
شہزادہ حضور مفسر عظیم ہند، شیخ الاسلام و اُلمَمِ مُسْلِمین، حضورتاج الشریعہ علامہ الحاج الشاہ

مفتی محمد اختر رضا خان قادری برکاتی

علیہ الرحمۃ والرضوان کے فتاویٰ سے چنیدہ

بنا م

حضورتاج الشریعہ اور ان کی تعلیمات

مرتب

حضرت مولانا حافظ محمد نصیر احمد رضوی قادری

جماعت رضاۓ مصطفیٰ شاخ باسی

ناشر

جماعت رضاۓ مصطفیٰ

شاخ، باسی، ناگور شریف (راجستھان)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

سلسلہ اشاعت نمبر:- ۲۵

نام کتاب : تاج الشریعہ اور ان کی تعلیمات

مرتب : حضرت مولانا حافظ محمد نصیر احمد رضوی قادری

(جماعت رضاۓ مصطفیٰ شاخ باسی)

کمپوزنگ : محمد احمد رضا رضوی بادروالے

سن اشاعت : ۱۴۳۱ھ مطابق 2019

صفحات : ۱۶

ناشر : جماعت رضاۓ مصطفیٰ

(شاخ، صدر بازار باسی ناگور شریف)

ملنے کا پتہ

مکتبہ تاج الشریعہ

جامع مسجد کے نیچے، صدر بازار باسی ناگور شریف

بسم اللہ الرحمن الرحيم

حضور تاج الشریعہ۔۔۔ تاجدار اقلیم فقاہت

حضرت مولانا حافظ محمد نصیر احمد قادری رضوی

جامع مسجد باسی ناگور شریف (راجستھان)

اکابرین ملت و علماء امت جنہوں نے دین و مذہب کی نشر و اشاعت کے لئے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو وقف کر دیا اور جن کی مسامیِ جمیلہ سے اسلام کی ضیاء بار کرنیں دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچیں اور جن کی زبان و قلم سے امت مسلمہ کو رشد و ہدایت ملی۔ انہیں اوصاف سے متصف ایک ذات گرامی حضور تاج الشریعہ بدراطیریقہ، قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب از ہری جانشین حضور مفتی عظیم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی ہے۔ جو خاندانِ رضویت کے عظیم فرزند بھی تھے اور اپنے خاندان کی شان و شوکت اور جلالت علم و فضل کی بقاء کے محافظ بھی۔ اہل علم جن کے علم و فضل کو دیکھ کر انہیں مجدد عظیم امام احمد رضا محدث بریلوی کے علوم کا اوارث قرار دیتے ہیں۔ جوزہ و تقویٰ تصلب فی الدین اور حق گوئی و بے با کی میں حضور مفتی عظیم ہند کے مظہر اتم تھے۔ جن کے درخشش چہرے سے جداً مجد حضور جنتۃ الاسلام کے حسن و جمال کی رعنایاں انگڑائی لیتی ہوئی نمایاں طور پر ظاہر و باہر تھیں اور جو قیادت اور سیادت میں اپنے جداً مجد کے حقیقی جانشین و وارث بھی تھے، اخلاق و کردار سیرت و گفتار میں اپنے والد گرامی حضور مفسر عظیم ہند کا پرتو خاص۔۔۔ اور جن کے عشق و عقیدت بھرے نعتیہ کلام حسن و بلاغت میں استاذ زمن کے کلام کی جھلکیاں دیکھی جاسکتی ہیں، جن کے قول و عمل میں یکسانیت جن کی خلوتیں جلوتوں جیسی۔۔۔ اور جن کے معمولات سفر و حضر میں ایک طرح۔۔۔ جن کی حق گوئی و پیاسا کی اپنے اور بیگانوں میں یکساں۔۔۔ جو مرجع عوام بھی تھے۔۔۔ اور مرجع خواص بھی۔۔۔ جو وقت کے علماء و فقہاء کے شہنشہین بھی تھے۔۔۔ جن کے دریائے علم سے ہر ایک سیراب ہو کر اپنی علمی تشنگی بجھاتا تھا۔ جن کی نوکِ قلم سے لکھے ہوئے فتاویٰ عالم اسلام میں قول فیصل کی حیثیت رکھتے ہیں۔۔۔ جو مسلک اعلیٰ حضرت کے عظیم داعی و مبلغ بلکہ پاسبان و

نگہبان تھے۔۔۔ جن کی خاموشی، ہی سینکڑوں بولنے والوں پر بھاری تھی بڑے مقررین کی گھنٹوں کی تقاریر پر ان کے چند کلمات، ہی وزن دار ہوتے تھے۔۔۔ کسی کانفرنس میں ان کی چند لمحوں کی شرکت کانفرنس کی کامیابی کی ضامن ہوتی تھی۔۔۔ کسی ادارہ، تنظیم و تحریک کی سرپرستی، ہی اس کی ترقی کے لئے نشان منزل ہے۔۔۔ جن کی ضیاء بار چہرے کی ایک جھلک کو دیکھنے کے لئے مخلوق خدا بے قرار و بے تاب رہتی تھی معرفت خداوندی کے متلاشی جس کے چہرے کی تابانی سے اپنی منزل مقصود تک پہنچتے تھے۔ علماء عرب و عجم جسے عارف بالله، محدث، شیخ، امام، مفتی اعظم ہند، استاذ اکبر، تاج الشریعہ، فضیلۃ الشیخ، مرشد سالکین، عالم فاضل علامہ کے القابات سے یاد کر کے ان کے علمی برتری کا اعتراف کرتے۔

ایسے تاجدار اقلیم فقاہت مرشد کامل، پیر طریقت کے فتاویٰ سے چُن کر چند نقوش کو جمع کیا گیا ہے اسے پڑھ کر اسے اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔

حضورتاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی شخصیت مہرتاباں تھیں۔ ان کی خدمات جلیلہ کے چند نقوش ان کے بعد وصال چہلم میں اہل علم کے رشحات قلم سے وجود میں آئے۔ صرف چالیس روز کے ایام میں بیس سے زائد کتابیں ہزاروں صفحات پر منظر عام پر آ جانا اس بات کی بین دلیل ہے کہ وہ جہان علم و فن تھا، علوم و حقائق کا سمندر تھا جس کے کنارے کھڑے ہو کر ارباب علم نے اس سے استفادہ کیا اور اپنے مقالات کو اس سرعت کے ساتھ مکمل کر لیا کہ نہ غوطہ لگانے کی ضرورت پیش آئی اور نہ مواد کے لئے کہیں جانے کی حاجت اہل قلم کے پاس مواد کی فراہمی کیسے ہوئی، گویا آفتاب علم حکمت ہے جو اپنی کرنیں سب پر نچھارو کر رہا ہے ہر ایک اس سے دین مراد بھر رہا ہے۔

زیرنظر کتاب: حضورتاج الشریعہ علیہ الرحمۃ کے افادات ہیں جو آپ نے اصلاح امت کے لئے تحریر فرمائے۔ عقائد و اعمال کی اصلاح منکرات کا رد بلغ تو آپ کے خانوادہ کا طرہ امتیاز ہے۔ جس کی چند جھلکیاں آپ اس مختصر کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

محمد نصیر احمد رضوی قادری جماعت رضاۓ مصطفیٰ (۷ اصفہان مظفر ۱۴۲۳ھ)

تاج الشریعہ اور ان کی تعلیمات

عالم اسلام کے مسلمانوں کی دینی و علمی، فقہی و اصلاحی، تعلیمی و دینی رہنمائی اور اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کا سہرا قریب دو صدیوں سے خانوادہ رضویہ کے سر سجا ہوا ہے۔ حالات بدلتے رہے انقلاب برپا ہوتے گئے۔ ترقی و تنذلی اور نشیب و فراز آئے۔ دشمنان اسلام کی تحریکیں چلیں۔ اسلام کے نام پر باطل فرقوں نے جنم لیا۔ دین و مذہب اور اس کی تعلیم سے دوریاں بڑھتی گئیں بدعاویت و منکرات کا چلن ہوا۔ خرافات پھیلے،۔ حالات ناساز گاربھی ہوئے اور سیاسی گرمی بھی ہوئی مگر خانوادہ رضویہ نے ہمیشہ اپنی علمی جاہ و جلال کے ساتھ ہر تحریک اور ہر جماعت کا مقابلہ کیا اور بدعاویت و منکرات سے معاشرے کو پاک کرنے کے لئے اپنی قلمی و لسانی قوتوں کا خوب استعمال کیا۔

اس خانوادہ کے سرخیل حضرت علام رضا علی اور علامہ مفتی نقی علی خان صاحب ہیں جو زندگی بھر دین و سنت کے فروع میں مصروف رہے۔ ان کے بعد مجدد اعظم علی حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کا دور آیا آپ نے تمام فتنوں کا سد باب کر کے احیا و تجدید دین کے ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے جنہیں دیکھ کر اہل علم و فضل نے مجدد دین و ملت کا خطاب آپ کو عطا کیا۔ اس کے بعد ان کے صاحبزادگان نے اپنے دور کے مسلمانان عالم اسلام کی صحیح رہنمائی فرمائیں اور ایمان کی حفاظت فرمائی اور ابھی ماضی قریب میں خانوادہ رضویہ کے ایک عظیم چشم و چراغ اور امام احمد رضا کے علوم کے وارث حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری از ہری رحمۃ اللہ علیہ ہوئے جنہوں نے اپنے بزرگوں کی جانشینی کا حق ادا کرتے ہوئے بڑی ذمہ داری کے ساتھ بدعاویت و منکرات کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔

حضور تاج الشریعہ کی زندگی مفتی عظیم علیہ الرحمہ کے نقوش کا عکس جمیل تھی اسی لئے آپ کی ہر ہرادا میں حضور مفتی عظیم ہند کی ادائیں نمایاں طور سے دیکھی جا سکتی تھی۔ سردست آپ کے ان فتاویٰ پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جن میں آپ نے خرافات کا رد کر کے مسلمانان عالم کو اسلام کی روشنی دکھائی ہے۔

درس توحید و رسالت: اپنے ایک فتویٰ میں درس توحید کے ساتھ عقیدہ رسالت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اس پر ایمان لانے کی تعلیم دیتے ہوئے رقم طراز ہیں: ”اللہ کی وحدانیت کے قرار کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا قرار بھی شرط ایمان و اسلام ہے۔ لہذا جو محمد رسول اللہ نہ کہے وہ مومن نہ ہوگا۔ وہ شخص مذکورہ نہایت جری، بے باک اور اصل دین سے بالکل غافل ہے بلکہ اس کا منکر اور بے دین کافر ہے تو بہ تجدید ایمان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر کرے ورنہ ہر واقف حال مسلم اسے چھوڑ دے اور اسے ہرگز کوئی مدنہ کرے۔۔۔ واللہ تعالیٰ علم (ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف بابت فروری، مارچ ۲۰۰۴)

کعبہ کو سجدہ: اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ خداۓ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرنا جائز نہیں اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی نے ایک تحقیقی رسالہ بنام ”الزبدۃ الز کیہ لتحریم السجدة التحیۃ“ تحریر فرمایا جس میں غیر اللہ کے لئے سجدہ عبادت کو کفر و شرک اور سجدہ تعظیمی کو حرام ثابت کیا گیا ہے۔ حضورتاج الشریعہ سے بھی ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کعبہ کو سجدہ کرنے کا مدعا ہو تو کیا وہ ایمان پر قائم رہ سکتا ہے؟ تو حضورتاج الشریعہ نے فرمایا: ”کعبہ کو سجدہ کرنا دواحتمال رکھتا ہے۔ کعبہ کی طرف سجدہ کرنا تو اس میں اصلاً کوئی حرج نہیں واقعی کعبہ مسجدوالیہ ہے اور سجدہ خدا کے لئے، اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ کعبہ کو مسجد بنانا اور یہ ناجائز ہے کہ سجدہ بہر نوع خدا کے لئے خاص ہے۔ اور قائل کی تکفیر اب بھی نہ ہوگی کہ جب اس کا کلام متحمل ہے تو معنی کفری پر کلام ڈالنا روانہ نہیں بلکہ اس معنی پر عمل کرنا ضروری ہے، جو غیر کفری ہو ہاں اگر مدعا تصریح کرے کہ میں کعبہ کو معبد جانتا ہوں تو اب ضرور کافر ہے کہ کفر یعنی مراد ہونے کی تصریح کر چکا۔“ (ماہنامہ سنی دنیا نومبر: ۱۹۹۹)

قرآن مجید مخلوق یا غیر مخلوق: یورپین لوگ تو قرآن اور اس کی تعلیمات پر اعتراض کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے قرآن کے خلاف آئے دن پوری زور آوری کے ساتھ پروپگنڈہ کرتے رہتے ہیں مگر بعض ایسے ناخواندہ افراد بھی ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور مصلیٰ امامت پر بھی کھڑے ہو جاتے ہیں مگر بولی دشمنان اسلام جیسی بولتے ہیں۔ ایسے ہی ایک شخص کے بارے میں حضورتاج الشریعہ سے دریافت کیا

گیا جو قرآن مجید کو خاموش مخلوق کہے کیا اس کی اقتدا میں نماز درست ہو سکتی ہے؟ اس کے جواب میں حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

”قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام غیر مخلوق ہے۔ اسے مخلوق بتانا اعتراض ضلال و بے دینی ہے امام پر توبہ لازم ہے۔ جب تک توبہ صحیح نہ کرے امام بنانا گناہ ہے اور اس کی اقتدا منع“
(ماہنامہ سنی دنیا نومبر ۲۰۰۰)

بد مذہبوں سے اتحاد نا ممکن : ایسے دنیا پرست لوگ بھی اس ز میں پر زندہ ہیں جو اپنی بساط سیاست چمکانے کے لئے سنی مسلمانوں کے عقائد سے کھلوڑ کرنے سے بھی عار محسوس نہیں کرتے۔ سنتی شہرت اور اپنی ووٹنگ لسٹ کو بڑھانے کے لئے صلح کلیت کا پر چار کرتے رہتے ہیں بد مذہبوں کے ساتھ ایک ہی استیج پر بیٹھ کر اتحاد کا نعرہ بڑے کرو فر سے لگاتے ہیں جس سے بھولے بھالے عام سنی مسلمانوں کو سخت تر دہوتا ہے اور بیچارے کبھی کبھار ان کی پرفریب باتوں میں آ جاتے ہیں ایسے ہی افراد کے بارے میں حضور تاج الشریعہ سے سوال ہوا جس کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا:

”یہ فعل دشمنان نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے اور ایسے لوگ اس فرمان نبوی کے بدرجہ اولیٰ مصدق ہو کر حادم اسلام ہیں“
(ماہنامہ سنی دنیا نومبر ۱۹۹۲)

اور جب یہ دریافت کیا گیا کہ اگر بد مذہبوں سے سیاسی ملأ کیا جائے تو پھر بد مذہبوں کی تردید جو حسب استطاعت فرض ہے کیوں کرادا ہو گی؟ تو فرمایا:

”بے شک یہ ملأ فرض کی ادائیگی میں خلل انداز ہے اور اتحاد بنانا حکم خدا اور رسول جل جلالہ و علیہ السلام کی مخالفت بلکہ مشیت الہی کی مخالفت۔ اور مشیت الہی کا خلاف ناممکن ہے۔
(ایضاً ۱۳) موجودہ دور میں علماء میں بد مذہبوں کی تردید سے لب کشانی کی جرأت نہ رہی اور اسے مصلحت کا نام دے کر اپنے لئے راہ نکالنے کی کوشش جبکہ ہمارے مشائخ و علماء زندگی بھر بد مذہبوں اور گمراہوں کا رد کرتے رہے ذیل کا ایک اقتباس پڑھئے مکہ معظّمہ کے مفتی حفیظہ حضرت سید صالح کمال علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں ”یجب علی کل مسلمان التحذیر منهم والتغیر عنهم و ذم طریقتہم و رائعتہم الکاسدة و اهانتہم لکل مجلس واجہة

قہتک الست ر عنہم من الامور الصائبہ (حسام الحرمين) یعنی ہر مسلمان (با اثر واقف کار) پر واجب ہے کہ (دوسروں کو) وہابیوں وغیرہ بے دینوں سے ڈرانے اور ان سے لوگوں کو تنفر بنائے اور ان کے غلط طریقہ اور باطل خیالات کی برائی بیان کرے ہر مجلس میں بے دینوں کو ذلیل کرنا لازم ہے اور ان کا پرده چاک کرنا امور صواب میں سے ہے

بد مذہبوں کی اقتداء : جو لوگ جاہل ہیں وہ تو غلطی کرتے ہیں مگر پڑھے کہے اگر معلومات کے باوجود غلط بات پر عمل کریں تو تعجب ہوتا ہے بد مذہب سے ہمارا کیا رشتہ ہے؟ ان سے میل جوں ایمان کے لئے خطرہ اور ان کی اقتداء باطل حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”کسی بد مذہب کے پیچھے کہیں کوئی نماز پڑھنا ہرگز جائز نہیں جو لوگ نجدی کی اقتداء کرتے ہیں اپنی نمازیں بر باد کرتے ہیں اور ہرگز کوئی سنی صحیح العقیدہ اسے نجدی جان کر اقتداء کرتا ہوگا۔ جو نادان اور بے خبر ہیں ان پر کیا الزام ہاں جو دانستہ نجدی کی اقتداء کرے وہ ضرور ملزم ہے“ (ماہنامہ سنی دنیا نومبر ۱۹۹۹)

ایک دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں!

”دیوبندی منکر ضروریات دین ہیں شامان خدا اور رسول عزوجل و علیہ السلام ہیں ان کو علمائے حرمين وغیرہ ہمانے ایسا کافر و مرتد بتایا کہ جو انہیں ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر مسلمان جانے بلکہ ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، اور یہی حکم وہابیہ زمانہ کا ہے تو ان کے پیچھے نماز مخصوص باطل ہے، بلکہ دانستہ انہیں امام بنانا کفر ہے تو ان کی اقتداء احلال جاننا بدرجہ اولیٰ کفر ہے۔ کفایہ میں ہے ”اما الکافر فلا صلاة له فالاقتداء به باطل“

ٹائی باندھنا : ٹائی کے بابت حضور تاج الشریعہ نے ایک تحقیقی رسالہ لکھا جس میں ثابت کیا گیا کہ یہ عیسائیوں کا مذہبی شعار ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

”اہل بصیرت کو تو خود ٹائی کی شکل سے اس کا حال معلوم ہو گیا مگر اس کی عیسائیوں کے یہاں اتنی اہمیت ہے کہ مردے کو بھی ٹائی پہناتے ہیں تو ضرور ان کا یہ مذہبی شعار ہے جو مسلم کے لئے حرام ہے اور باعث عار و نار ہے مسلمانوں کو اس کی ہرگز اجازت نہیں ہو سکتی ان کے اوپر لازم ہے کہ اس سے شدید اعتراض کریں“ (ٹائی کا مسئلہ)

نسبندی حرام ہے: نسبندی شرعاً حرام ہے اور یہ ایسی حرام مبین ہے کہ جس کی حرمت میں عالم تو عالم کسی جاہل غبی کو بھی ادنیٰ شک نہیں۔ اولاً کون نہیں جانتا کہ بلا ضرورت شرعیہ برہنہ ہونا حرام ہے اور بے حیائی کا کام نہیں ہے؟ اور اس امر کی قباحت نہ صرف اسلام میں بلکہ دیگر مذاہب میں بھی ثابت و مقرر ہے اس پر آدمی کا دوسرے عضو غلیظ کو چھونا قباحت بالائے قباحت ہے ثانیاً یہ تغیر خلق اللہ ہے اور تغیر خلق اللہ شرعاً حرام اور شیطانی کام ہے،“
(ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور جون ۱۹۹۳)

دارہی منڈانا: دارہی منڈانے کے تعلق سے فرماتے ہیں:

دارہی منڈانے یا حد شرع سے کم کرانا اور ان کی عادت گناہ کبیرہ ہے یحروم علی الرجل قطع لحیہ اور دارہی کی حد شرع یکمشت ہونا چائے اس میں ہے ”اعلان گناہ کا مرتکب فاسق معلم ہے۔“
(سنی دنیا نومبر ۲۰۰۰)

قبر پر اذان: آج کل بعض لوگ قبر پر اذان دینے کو ناجائز و بدعت قرار دے کر لوگوں کو سخت تردید میں بستا کر دیتے ہیں جب کہ یہ عمل ہمیشہ مسلمانوں میں راجح رہا ہے۔ حضور تاج الشریعہ سے اس سلسلہ میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ:

”جاائز اور مستحسن ہے اور دلائل کثیرہ سے اس کا جواز واستحباب ثابت ہے اور بعض نے اسے مسنون بھی فرمایا،“
(ماہنامہ سنی دنیا اپریل ۱۹۸۶)

اور جب یہ پوچھا گیا کہ پچے نابالغ کی قبر پر اذان دینی چائے یا نہیں تو آپ نے فرمایا: اذان قبر تلقین ہے اور بچہ سے سوال نہ ہو گا تو وہ تلقین کا محتاج نہیں مگر رحمت الہی کے محتاج سب ہیں۔ اور اذان مثل سائر اذکار الہی موجب رحمت و برکت ہے پھر قبر کا ضغط (بھیجننا) اور وہ اذان میں حاصل ہے۔
(سنی دنیا مارچ تا مئی ۱۹۹۸)

قبر کھولنا: آج کل قبر کھولنے کی بدعت بھی عام ہوتی جا رہی ہے زیادہ تر یہ بدعت بڑے بڑے شہروں میں پائی جاتی ہے اس طرح اموات المسلمين کی ایذا رسانی کی جاتی ہے، اس کے تعلق سے حضور تاج الشریعہ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:
”بے وجہ شرعی میت کی قبر کھولنا حرام اور اشد حرام کبیرہ گناہ عظیم ہے۔ اور جس نے قبر کھود

کراس میں دوسرے کوفن کیا وہ سخت گنہگار مستوجب نارحق اللہ و حق العباد میں گرفتار ہے ان لوگوں پر توبہ لازم ہے اور اپنی میت کو الگ قبر بنائے کر دفن کرے۔ (ماہنامہ سنی دنیا نومبر ۲۰۰۰)

سود لینا: آج کل بعض مسلمان بھی سودی کار و بار میں گرفتار ہیں اور اپنا سارا کار و بار اس پر چلاتے ہیں۔ اس تعلق سے حضورتاج الشریعہ فرماتے ہیں:

”سود لینا اور دینا دونوں حرام بد انجام ہیں۔ حدیث میں ہے ”اللہ کی لعنت ہے سود کھانے اور کھلانے والے پر“
(ماہنامہ سنی دنیا جنوری ۲۰۰۵)

شادی کا وقت: شادی کب کرنی چاہیے؟ اس سلسلہ میں آپ سے استفسار کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”ہر دن اور ہر ماہ میں جائز ہے کسی دن اور کسی مہینہ کی تخصیص نہیں“

(ماہنامہ سنی دنیا اپریل ۱۹۹۳)

بے اصل رسم و رواج: آج کل ہمارے معاشرے میں لوگوں نے اپنی طرف سے ایسی باتوں کو رواج دے دیا ہے جس کی اصل شریعت میں کہیں نہیں ملتی۔ لوگ شرعی احکام پر عمل کر کے اپنی آخرت کو تو نہیں سوارتے بلکہ اتباع نفس میں معاشرے ہی کو بے اصل باتوں سے پر اگنده کرتے ہیں۔ ایسا ہی ایک سوال حضورتاج الشریعہ سے بھی کیا گیا کہ کسی کے انتقال کے بعد اس کے گھر کی کوئی چیز قابل استعمال نہیں سمجھتے بلکہ تیار شدہ کھانے کو بھی نہیں کھاتے تو آپ نے ایسی بدعات کے خلاف آمدہ سوال کے جواب میں تحریر فرمایا:

”پانی پھینکنا ناجائز و گناہ اور وہ خیال محض بیہودہ خیال ہے جسے دور کرنا لازم“

(ماہنامہ سنی دنیا فروری، مارچ ۱۹۸۶)

اور جب دریافت کیا گیا کہ ہندہ کہتی ہیں کہ حیض و نفاس کی حالت میں چالیس روز تک کھانا نہیں پکا سکتی اور اس گھر میں جس میں حائضہ ہو فاتحہ تلاوت قرآن یا کوئی دینی کتاب نہیں رکھی جا سکتی تو آپ اس کے جواب میں فرماتے ہیں وہ غلط کہتی ہیں ان میں (جواباتیں) مذکور ہوئیں کوئی منوع و ناجائز نہیں اس (ہندہ) پر توبہ لازم ہے۔ (ماہنامہ سنی دنیا ستمبر ۱۹۹۷)

مرد کے لئے سونے چاندی کا استعمال:

اس سلسلہ میں فرماتے ہیں: ”سونے چاندی کی چین عورتوں کو جائز ہے مردوں کو حرام

ہے اور تابنه، پیتل، اسٹیل وغیرہ مرد و عورت دونوں کو حرام ہے۔ (ماہنامہ سنی دنیا نومبر ۱۹۹۶)

مزارات پر چادر پوشی کے بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں: ”نیاز، فاتحہ اور اولیاء کرام کے مزارات پر چادرِ النا اور کلمہ شریف کا ورد مروجہ معمولات اہل سنت ہیں جن کی ممانعت پر شرعِ مطہرہ سے اصلاح لیل نہیں بلکہ ان کے جواز و استحسان پر دلیل ہے اور ان امور پر سینیوں پر طعن منوع و حرام ہے بلکہ گمراہی و بیدینی“ (ماہنامہ سنی دنیا جون جولائی ۱۹۹۶)

مسلمان کی غیبت اور چغلی کھانا

فرماتے ہیں: ”حرام بد کام بد انجام ہے“ (ماہنامہ سنی دنیا جنوری ۱۹۶۷)

آج بہت سے لوگ تعزیہ داری کرتے ہیں حضورتاج الشریعہ مروجہ تعزیہ داری و نوحہ کو حرام قرار دیتے ہیں: (ماہنامہ سنی دنیا جنوری ۱۹۹۷)

مسجد میں اگر بتی جلانے کو حضورتاج الشریعہ جائز قرار دیتے ہیں (ماہنامہ سنی دنیا جون ۱۹۹۸)

بعض لوگ چالیسوں وغیرہ کے کھانے فخریہ طور پر اپنی ناک منچھ کے لئے کرتے ہیں ایسے کھانے کو حضورتاج الشریعہ منوع قرار دیتے ہیں۔ (ماہنامہ سنی دنیا نومبر ۱۹۹۱)

سوال: ٹی وی ویڈیو اصلاح معاشرہ اور بدمذہ بول کی سرکوبی کا ذریعہ ہے، اس پر جمہور علماء کا اتفاق ہو چکا ہے اور فیصلہ جمہور علماء کا مانا جائے گا یا چند علماء کا؟

جواب: دونوں دعوے محل منع میں ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ ٹی وی اور ویڈیو اصلاح معاشرہ کا ذریعہ نہیں ہیں بلکہ افسادِ جماعت اور فساد معاشرہ کا بہت بڑا ذریعہ ہیں اور بدمذہ بول کی سرکوبی اور تبلیغ دین اس پر موقوف نہیں نہ یہ ضرورت شرعیہ ہے اور یہ ٹی وی پر جو مذہبی پروگرام دکھایا جاتا ہے وہ دین کو تماشا بنانا ہے، مذہبی پروگرام اس پر بنوانا اور اس پر دکھانا بالکل سینیما کی شکل ہے اور جس طور پر مودودی نے سینیما کو جائز کیا تھا آج اس دور کا الیہ یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت اپنے آپ کو کھلوانے والے اسی مودودی کے نظریہ کو قبول کر رہے ہیں اور دین کو وہ تماشا بننا رہے ہیں، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیصلہ اور ان کا فتویٰ اٹل ہے اور اس کا جواب نہ آج تک کسی سے ہو سکا ہے نہ ہو سکے گا دین کو تماشا بنانا پیدا دین کی تبلیغ کا ذریعہ نہیں ہے اور ضرورت شرعیہ کا جو دعویٰ کیا جاتا ہے وہ ضرورت شرعیہ یہاں متحقق نہیں ہے۔

اور اس دعوے کا محل نہیں رہا اور یہ کہنا کہ جمہور علماء کا فیصلہ ہے یہ بھی دور غیر بے فروغ ہے اور جمہور علماء کا اتفاق کیسے ہو سکتا ہے؟ حضرت امام شامی رض نے جواب جماع امام نووی کے حوالے سے نقل کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: شئی تصویر یہ حرام ہے چاہئے تصویر چھوٹی ہو یا بڑی، یا اس کو دیوار پر لگانے کے لئے بنائی جائے تصویر کا استعمال اور تصویر کشی اصلاً جائز نہیں ہے اس جماع کا جواب پہلے وہ لوگ لے آئیں جو جمہور علماء کا دعویٰ کرتے ہیں اور مجھے بتا دیں کہ انہم متفقہ مین امام شامی رض کے دور تک اور اعلیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور تک جواب جماع ان لوگوں نے نقل کیا جو آج کے علماء کیسے اس جماع کو اٹھا سکتے ہیں اور جب وہ اجماع قائم ہے تو جمہور علماء کا اس پر اتفاق کیسے ہو سکتا ہے؟

وہابیہ ہمارے ایمان و عقیدے کے دشمن ہیں ان سے مکمل طور سے علیحدگی ہی میں ہماری سلامتی ہے، مگر وہابیوں نے اپنی قدیم خصلت (قرب و جل) سے سنیوں سے رشتہ داری کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے ساتھ ہم مجلس ہم نوالہ ہوئے، پاس رشتہ داری میں تعلقات گھرے ہو گئے آمد و رفت، گفت و شنید ہوتی رہی آخر صحبت اثر دیکھاتی ہے، رفتہ رفتہ محبت رسول دل سے رخصت ہوئی ایک دن پکے وہابی بن گئے۔ ایسی رشتہ داری کے تعلق سے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ سے سوال ہوا تو آپ نے قرآن و احادیث کریمہ سے مدل جواب رقم فرمایا ملاحظہ کریں۔ وہابیہ دیا بینہ اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر بے دین ہیں، ان سے میل جوں اور ان کے یہاں کھانا پینا اور ان سے شادی بیاہ سب حرام بد کام بد انجام ہے۔ قال تعالیٰ:

“وَإِمَّا يَنْسِيَنَاكُ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدُ بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ”

یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھ۔ تفسیر احمدی میں ہے:

“الظَّالِمِينَ يَعْمَلُونَ الْكَافِرَ وَالْفَاسِقَ الْمُبْتَدِعَ وَالْقَعُودَ مَعَ كُلِّهِمْ مُمْتَنِعٍ”

(تفسیر احمدی، پارہ ۷، ص: ۲۵۵، مکتبہ حسینیہ، دیوبند)

اور وہابیہ سے شادی بیاہ کا وباں ان سے میل جوں سے زیادہ سخت اور ایمان کے لئے سخت زہر ہے کہ صحبت معمولی بہت اثر کرتی ہے تو بد منہ ہب سے شادی ہو کر صحبت دائمی اور تعلق قلبی کس قدر غار تگرا ایمان ہوگا؟ اسی لئے سرکار ابد قرار علیہ الصلاۃ والسلام المدار نے ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے، ان کے ساتھ نماز پڑھنے، ان کی نماز جنازہ پڑھنے سے ممانعت فرمائی۔

قال علیہ السلام: لا تجالسوهم ولا توکلوهم ولا تشاربوهم ولا تناکوهم و اذا مرضوا فلا تعودوهم و اذا ماتوا فلا تشهدوهם ولا تصلوا عليهم ولا تصلوا معهم۔

(کنز العمال، ج: ۱، ص: ۲۳۶، کتاب الفضائل الفصل الاول فی فضائل الصحابة)

اجمالاً، حدیث نمبر ۳۲۵۲۶ مطبع دار الكتب العلیمیہ، بیروت)

پھر ان سے شادی بیاہ حرام ہی نہیں بلکہ باطل محس ہے کہ مرتد کا نکاح نہ اپنے مثل مرتد سے نہ کافر اصلی سے نہ مسلمان سے غرض عالم میں کسی سے صحیح نہیں۔ ہندیہ میں ہے:

ولا يجوز للمرتد ان يزوج مرتدۃ ولا مسلمة ولا كافرة اصلية
و كذلك لا يجوز نكاح المرتدۃ مع احد كذا في السبوا

(الفتاویٰ الہندیہ، ج: ۱، ص: ۳۴، کتاب النکاح القسم السابع المحرمات)

بالشريك، دار الفکر، بیروت)

ان لوگوں پر وہابیہ سے میل جوں چھوڑنا فرض ہے اور وہ لڑکی جس سے سنی کا نکاح ہوا اگر وہابیہ نکاح باطل محس ہوا اور جتنی قربت ہوئی، سب زنا، اس سے فوراً علیحدگی فرض ہے۔ (والله تعالیٰ اعلم) (فتاویٰ تاج الشریعہ، ج: دوم ص: ۳۰۳)

فقیر محمد اختر رضا زہری قادری غفرلہ

(۳۰ ربیع الآخر ۱۴۰۳ھ)

اذان قبر: اذان قبر کو لے کر وہابی بہت جگہ فتنہ و فساد کرتے ہیں اور اس کے عدم جواز پر اپنی طاقت خرچ کرتے ہیں۔ حدیث میں اذان کے فوائد ارشاد فرمائے گئے کہ شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اور قبر میں مسلمان کو بہکانے آتا ہے تو اذان سے اس کا دفع ہوتا ہے۔ مگر وہابی اس کے فرار کو برداشت نہیں کر پاتے ہیں جس کے لئے وہ آگ بگولہ ہو کر جھگڑنے پر اتر آتے ہیں کہ ہمارے شیخ کو بھاگ دیا ایک ایسا ہی سوال حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ سے کیا گیا تو آپ نے دلائل سے بھر پور جواب ارشاد فرمایا: ملاحظہ فرمائیں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین حسب ذیل مسئلہ میں:

(۱) آذان قبر کے جواز و عدم جواز کے متعلق مدلل جواب آیات قرآنی و

احادیث نبوی سے بالتفصیل تحریر فرمائیں۔ نیز اگر کم از کم استحبابی درجہ ہوتو وہ بھی تحریر فرمائیں۔

(۲) قرون ثالثہ میں اگر اس پر عمل رہا ہو تو کسی معتبر صحابی، تابعی یا تبع تابعی کے عمل کا ثبوت صحیح حوالہ سے دیجئے۔ جواب مفصل عام فہم ہونا چاہئے۔ کتاب امشی (راہ سنت) کے مصنف مولانا سرفراز خان صاحب فاضل دیوبند نے مستند احادیث سے اذان علی القبر پر عدم جواز کا ثبوت دیا ہے۔

المستفتی: محمد ابراہیم، چڑوا یہاڑ بنی، ضلع جونپور

الجواب: (۱) بعض علمائے دین نے میت کو قبر میں اتارتے وقت اذان کہنے کو سنت فرمایا۔ امام ابن حضرمی و علامہ خیر الملة والدین رملی استاذ صاحب ”در مختار“ علیہم رحمہ الغفار نے ان کا یہ قول نقل فرمایا: ”اما المکی فقی فتاواه“

(الفتاوی الفقهیہ الکبری، ج: ۲، کتاب الصلوٰۃ، باب الجنائز، ص: ۲۲)

وفی ”شرح العباب“ وعارض واما الرملی فنی حاشیة ”البحر الرائق“ ومرض“ حق یہ ہے کہ اذان مذکور فی السوال کا جواز یقینی ہے، ہرگز شرع مطہر سے اس کی ممانعت کی کوئی دلیل نہیں۔ اور جس امر سے شرع منع نہ فرمائے اصلاً ممنوع نہیں ہو سکتا۔ قائلان جواز کے لئے اسی قدر کافی، جو مدعی ممانعت ہو دلائل شرعیہ سے اپنا دعویٰ ثابت کرے! ہماری طرف سے تبرعاً ایک دلیل پیش ہوئی ہے، وارد ہے کہ جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور سوال نکریں ہوتا ہے، شیطان رجیم وہاں بھی خلل انداز ہوتا ہے اور جواب میں بہکاتا ہے۔ والعیاذ بوجه العزیز الکریم ولا حول ولا قوۃ الا بالله العلی العظیم۔ امام ترمذی محمد بن علی ”نوادر الا صول“ میں امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں:

”اذا المیت سئل : ”من ربک ؟“ تو ای لہ الشیطان فیشیر الی نفسه انى انا ربک“ فلهذا ورد سوال الشیت له حين یسئل“

(نوادر الا صول، الاصل ۲۲۹، ص: ۵۵۸، بتصرف)

یعنی جب مردے سے سوال ہوتا ہے، تیراب کون ہے؟ شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے

اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں تیار بھوں، اس لئے حکم آیا کہ میت کے لئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں:

”وَيُؤْيِدُهُ مِنَ الْأَخْبَارِ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْ دُفْنِ الْمَيْتِ ‐اللَّهُمَّ اجْرُهُ مِنَ الشَّيْطَانَ‐ فَلَوْلَمْ يَكُنْ لِلشَّيْطَانِ هَنَاكَ سَبِيلٌ مَا دَعَا صَلِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ“

(شرح الصدور، الباب ۲۲، باب فسحة القبر وسؤال المكين، تحت حديث عائشة)

رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ص: ۱۳۹ بتصرف نقلہ عن الحکیم)

یعنی وہ حدیثیں اس کو موید ہیں جن میں وارد کہ حضور اقدس ﷺ میت کو دفن کرتے وقت دعا فرماتے: الہی اسے شیطان سے بچا۔ اگر وہاں شیطان کا کچھ دخل نہیں ہوا تو حضور اقدس ﷺ یہ دعا کیوں فرماتے؟ اور صحیح حدیثوں سے ثابت کہ اذان شیطان کو دفع کرتی ہے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ ہماں میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی:

”اذا اذن المؤذن ادبوا الشيطان ولد حصاص“

(الصحابی لمسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب فضل الاذان و هرب الشیطان عند سماعه، ص: ۱۶۲)

یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب موذن اذان کہتا ہے، شیطان پیٹھ پھیر کر گوزمارتا بھاگتا ہے، صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واضح کہ ۳۶ میل تک بھاگ جاتا ہے اور خود حدیث میں حکم آیا جب شیطان کا کھٹکا ہوا اذان کہو کہ وہ دفع ہو جائے گا اور جب ثابت ہو لیا کہ وہ وقت عیاذ باللہ مداخلت شیطان لعین کا ہے اور ارشاد ہوا کہ شیطان اذان سے بھاگتا ہے اور اس میں حکم آیا کہ اس کو دفع کرنے کے لئے اذان کہو تو یہ اذان خاص حدیثوں سے مستنبط بلکہ عین ارشاد شارع کے مطابق اور مسلمان بھائی کی عمدہ امداد و اعانت ہوئی جس کی خوبیوں سے قرآن و حدیث مالا مال، یہ دلیل رسالہ مبارکہ ”ایذان الا جرفی اذان القبر“ میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی نے افادہ فرمائی۔ اور مزید دلائل کے لئے اسی رسالہ کو دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) جب احادیث سے اس کا جواز ثابت تو یہ مطالبه قرون ثلثہ سے ثبوت دو، مہمل ہے۔ مطالبه کرنے والے پر ہے کہ منع کا ثبوت دیں یا کم از کم یہی ثابت کریں کہ قرون ثلثہ میں یہ عمل نہ تھا اور یہاں یہ واضح رہے کہ عدم نقل سے ایسا منقول نہیں اس عمل کا معدوم ہونا ہر

گز ثابت نہ ہوگا۔ چہ جائیکہ منوع ہونا ثابت ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ تاج الشریعہ: ۳۲، کتاب الصلوٰۃ ص: ۵۳۰)

فقیر محمد اختر رضا خان از ہری قادری غفرلہ

۱۰ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ مطابق ۷ اردی سبتمبر ۷۷۶ء

الجواب صحیح۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

کسی ادارہ یا تنظیم میں بدعقیدوں کے ساتھ شمولیت میں اہل سنت والجماعت کا ہمیشہ نقصان ہوا کہ بدعقیدہ لوگ اس کا خوب فائدہ اٹھاتے ہیں مگر ہمارے سنی حضرات اپنے ظاہری فائدے کے لئے پوری جماعت کا بہت بڑا نقصان کر بیٹھتے ہیں بدعقیدوں کو کسی تنظیم کا صدر یا کمن بناانا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے حضورتاج الشریعہ سے جب پوچھا گیا کہ کیا شیعہ کو کسی تنظیم یا ادارہ کا صدر بناانا جائز ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ:

”نهیں کہ شیعہ اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر و مرتد بے دین ہے اور کافر تو کافر واقف مسلم اگر فاسق ہوتوا سے ناظم و متولی نہ کیا جائے گا بلکہ اسے وجہا معزول کیا جائے گا درختار میں ہے：“ وَيُنْزَعُ وَجْهًا لِوَالْوَاقِفِ - درر۔ فغیرہ بالاً ولی غیر مأمون او عاجزاً او ظهر به فسوق الخ ” واللہ تعالیٰ اعلم۔ (الدرالمختار، ج: ۲، ص: ۵۷۵ تا ۵۸۰، کتاب الوقف، دار الكتب العلیمیة، بیروت) (فتاویٰ تاج الشریعہ، ج: دوم، ص: ۳۱۶، کتاب العائد)

فقیر محمد اختر رضا خان از ہری قادری غفرلہ

۲۸ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

ضرورت ہے کہ مذکورہ تعلیمات پر عمل کر کے اپنے عقائد و اعمال کی حفاظت کی جائے اور مذہب اہل سنت سے وابستگی مضبوط رکھی جائے۔ امت مسلمہ کے لئے نقوش مشعل راہ ہیں۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے، اور حضورتاج الشریعہ کے فیضان سے ہم سب کو مالا مال فرمائے۔ (امین، بجاہ سید المرسلین ﷺ)

